

139986- کیا ابولہب کے لیے جہنم میں عذاب کی تخفیف سے متعلق کچھ ثابت ہے؟

سوال

کیا کوئی ایسی صحیح یا ضعیف بات منقول ہے کہ ابولہب کے لیے جہنم کے عذاب میں تخفیف کی گئی ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

کافر کے کفر کی وجہ سے کسی بھی صورت میں عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی یہ بات قرآن کریم کی متعدد آیات میں موجود ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا﴾.

ترجمہ: اور کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ [فاطر: 36]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَازِنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبِّيَ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ [49] قَالُوا أَلَمْ يَكُنْ تَأْتِيَنَّهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا مَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾.

ترجمہ: اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے نگرانوں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے ایک دن کچھ عذاب ہلکا کر دے۔ [49] وہ کہیں گے اور کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلیلیں لے کر نہیں آیا کرتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں، وہ کہیں گے پھر دعا کرو اور کافروں کی دعا تو بالکل ہی بے کار ہے۔ [غافر: 49-50]

البتہ کافر کے اچھے اعمال کا بدلہ کافر کو دنیا میں ہی رزق، اولاد، اور دیگر نعمتوں کی صورت میں دے دیا جاتا ہے، چنانچہ کفار کو ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے، جبکہ آخرت میں ان کی نیکیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رکھا جاتا؛ کیونکہ کفر کی وجہ سے ان کی تمام تر نیکیاں اکارت ہو جاتی ہیں، کفر کے ہوتے ہوئے کوئی بھی نیک عمل انسان کے لیے مفید نہیں رہتا۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ کافروں کو جہنم میں ملنے والے عذاب ان کے دنیاوی جرائم کے اعتبار سے مختلف ہوگا، لیکن سب کے سب ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہیں گے؛ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ النَّاسِ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هَارُونَ إِذْ يَمُوتُ أَتُوبُونَ أَمْ لَا قَالُوا لَنْ نَبُوءَ بِمَا صَدَّكُوا بَلْ نَكْتُمُ الْكُفْرَانَ كَغَبْرًا غَيْرًا﴾.

ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پرگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔ [الفرقان: 23]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابن جدعان دورِ جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا، مساکین کو کھانا کھلاتا تھا، تو کیا اس کے ان کاموں کا کوئی فائدہ ہوگا؟، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے ان کاموں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ: پروردگار! بدلے کے دن میرے گناہ معاف فرما دینا)" مسلم: (214)

دوم:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے عذاب کی تخفیف کا جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے وہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، نہ ہی صحابہ کرام کی بات ہے، وہ تو ابولہب کے گھر والوں میں سے کسی نے خواب میں دیکھا تھا، اور ایسا خواب اس اصول [یعنی دنیا میں ہی کافر کی نیکیاں کا عدم ہو جاتی ہیں:] سے متصادم ہونے کے قابل نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے ان نیکیوں کا کچھ بدلہ نہیں ملتا؛ یہ اصول ہم مندرجہ بالا گفتگو میں بیان کر چکے ہیں، مزید برآں یہ بھی کہ یہ خواب مرسل سند کے ساتھ منقول ہے۔

جیسے کہ بخاری: (5101) میں عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا درج ذیل قول ہے:

"ثویبہ ابولسب کی لونڈی تھی، ابولسب نے سے آزاد کر دیا تھا، پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا، جب ابولسب مر گیا تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے اسے بہت بری حالت میں دیکھا، تو پوچھا: تمہیں کوئی خیر ملی؟ تو ابولسب نے کہا: تمہارے بعد مجھے کوئی خیر نہیں ملی، ہاں مجھے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے یہاں سے کچھ پلا دیا جاتا ہے"

ابن حجر رحمہ اللہ اس بات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ابولسب کی لونڈی ثویبہ کا ذکر ابن مندہ نے اپنی کتاب "الصحابہ" میں کیا ہے، ساتھ میں یہ بھی کہا ہے کہ اس کے مسلمان ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں کسی مؤرخ کے بارے میں علم نہیں ہے جنہوں نے ان کے مسلمان ہونے کا تذکرہ کیا ہو، تاہم سیرت کی کتابوں میں یہ ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت احترام کیا کرتے تھے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد آپ کے پاس آیا کرتی تھی، بلکہ خیبر فتح ہونے تک مدینہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ کے لیے تحائف ارسال فرماتے رہے، فتح خیبر کے بعد وہ خود بھی فوت ہو گئیں اور ان کا بیٹا مسروح بھی فوت ہو گیا۔"

عروہ کا قول: "ثویبہ ابولسب کی لونڈی تھی، ابولسب نے اسے آزاد کر دیا تھا، پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا" اس سے معلوم تو یہی ہوتا ہے کہ آزادی کا معاملہ دودھ پلانے سے پہلے کا ہے، جبکہ سیرت کی کتابوں میں اس سے الٹ بات ہے کہ ابولسب نے ثویبہ کو ہجرت سے قبل تاہم دودھ پلانے سے کافی عرصے بعد آزاد کیا تھا۔

جبکہ علامہ سھیلی نے نقل کیا ہے کہ ثویبہ کی آزادی رضاعت سے قبل تھی، میں ان کی گفتگو بھی ذکر کروں گا۔

عروہ کا قول: {بَغِضْ أَبْلَدٍ} تو اس بارے میں سھیلی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابولسب مر گیا تو ایک سال کے بعد اسے خواب میں بہت بری حالت میں دیکھا، اور کہنے لگا: تمہارے بعد مجھے کبھی سکون نہیں ملا؛ ہاں اتنا ہے کہ ہر سوموار کو مجھ سے عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ بتلاتے ہوئے کہا کہ: کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کو پیدا ہوئے تھے تو ثویبہ نے ابولسب کو آپ کی پیدائش کی خبر دی تھی، جس پر ابولسب نے اسے آزاد کر دیا۔

اس اثر کے عربی الفاظ: {لَمْ أَلْقَ بَدَنًا، غَيْرَ أَنِّي} تمام بنیادی قلمی نسخوں میں {لَمْ أَلْقَ} فعل کا مفعول محذوف ہی ہے، جبکہ اسماعیلی کی روایت میں وضاحت ہے کہ: {لَمْ أَلْقَ بَدَنًا زَخَاءً} یعنی تمہارے بعد مجھے سکون نہیں ملا۔ تاہم مصنف عبدالرزاق میں معمر بن زہری کی سند سے ہے کہ: {لَمْ أَلْقَ بَدَنًا رَاحَةً} یعنی تمہارے بعد مجھے راحت نہیں ملی۔ چنانچہ ابن بطال کہتے ہیں کہ: بخاری کی روایت میں فعل کا مفعول ساقط ہو گیا ہے، اور مفعول کے بغیر کلام صحیح نہیں ہو سکتا۔

اس اثر کے عربی الفاظ {غَيْرَ أَنِّي سَقِيتُ فِي نَبْذِهِ} کی بھی تمام بنیادی قلمی نسخوں میں عبارت محذوف ہے، اور مصنف عبدالرزاق کی مذکورہ روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ: ابولسب نے اپنے انگوٹھے کے نیچے سوراخ کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے پانی کی معمولی مقدار کی طرف اشارہ ہے۔

اس اثر میں اس چیز کی دلیل ہے کہ بسا اوقات کافر کو آخرت میں اچھے کاموں کا فائدہ ہو سکتا ہے؛ تاہم یہ بات قرآن کریم کے واضح احکامات کے بالکل مخالف ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ مَسْجِدِ بَيْتِ لَحْمٍ لَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مُؤْتَاهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَكَنَ غَنِيًّا}۔

ترجمہ: اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پرانگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔ [الفرقان: 23]

نیز اس بات کے دیگر اور بھی جوابات دیئے گئے ہیں کہ:

سب سے پہلے تو یہ روایت ہی مرسل ہے، چنانچہ عروہ نے اسے مرسل بیان کیا ہے، اور یہ نہیں بتلایا کہ انہیں یہ بات کس نے بتلائی؛ تاہم اگر اس کو متصل مان بھی لیں تو اس روایت

میں کسی کا خواب ذکر کیا گیا ہے، اور خواب دلیل نہیں بنتا، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ خواب دیکھنے والا بھی مسلمان ہی نہ ہو اور تو کسی غیر مسلم کے خواب سے ویسے ہی دلیل اخذ نہیں کی جا سکتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ: اگر اس روایت کو قبول کر بھی لیا جائے تو پھر یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگا، اس کی ایک اور مثال ابوطالب کے واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ جیسے پہلے گزر چکا ہے کہ ابوطالب کو انتہائی شدید عذاب کی جگہ سے ہلکے عذاب کی جگہ پر منتقل کر دیا گیا۔

نیز امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جن نصوص میں یہ آتا ہے کہ کافروں کو آخرت میں کسی قسم کی خیر نہیں ملے گی، ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی بھی جہنم سے خلاصی نہیں پاسکیں گے اور نہ ہی جنت میں داخل ہو سکیں گے، تاہم یہ ممکن ہے کہ ان کے رفاہی کاموں کی وجہ سے ان کے کفر کے علاوہ دیگر جرائم کی سزا میں تخفیف کر دی جائے۔

جبکہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ کافروں کو ان کے نیک اعمال فائدہ نہیں دیں گے، نہ ہی انہیں نعمتوں کی صورت میں یا عذاب میں تخفیف کی صورت میں انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؛ البتہ یہ ضرور ہوگا کہ کافروں کا عذاب یکساں نہیں ہوگا، بلکہ اس میں بھی درجہ بندی ہوگی۔

میں [حافظ ابن حجر] کہتا ہوں کہ: قاضی عیاض کا موقف امام بیہقی کے بیان کردہ احتمال کو ختم نہیں کر سکتا؛ کیونکہ قاضی عیاض کے موقف میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ کفر کے بارے میں ہے، جبکہ کفر کے علاوہ گناہوں کی تخفیف میں کوئی حیر مانع نہیں ہے؟

اسی لیے امام قرطبی کہتے ہیں کہ:

یہ تخفیف ایسے شخص کے بارے میں خاص ہے جس کے متعلق نص موجود ہے۔

جبکہ ابن المنیر اپنے حاشیہ میں کہتے ہیں:

یہاں پر دو امور زیر بحث ہیں:

ایک یہ معاملہ کہ: کفر کے ہوتے ہوئے کافر کی نیکی کا اعتبار کیا جائے؛ کیونکہ نیکی کی بنیادی شرط یہ ہے کہ صحیح نیت اور ارادے سے نیکی کی جائے، اور یہ نیت کافر کی جانب سے صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ: کافر کے بعض اعمال کے عوض اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اپنے خصوصی فضل کی بدولت کچھ ثواب دے دے، عقلی طور پر یہ محال نہیں ہے، چنانچہ جب یہ تفصیل ذہن نشین ہو جائے تو ابولسب کا ثوبہ کو آزاد کر دینا کوئی قابل اعتبار نیکی نہیں تھی، تاہم یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل سے جس کو چاہے نواز دے، جیسے کہ ابوطالب پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی کرم فرمایا۔ بہر حال ایسے معاملات میں نفی کرنی ہو یا اثبات بہر دو صورت میں معاملہ خالصتاً توفیقی ہے۔

میں [حافظ ابن حجر] کہتا ہوں کہ:

اس ساری بحث کا آخر خلاصہ یہی ہے کہ: اللہ تعالیٰ کا مذکورہ فضل ایسے کافر کے بارے میں بطور اکرام رونما ہو سکتا ہے جس نے کبھی کوئی نیکی وغیرہ کی ہو، واللہ اعلم "ختم شد

فتح الباری: (146-9/145)

واللہ اعلم